مسلم دنیا اور سائنسی ترقی

مسلم سجاد

انڈونیشیا کے دارالخلافہ جکارتا میں دسمبر ۹۶ میں مسلم دنیا کی ۴۰۰ اہم شخصیات اور نامور سائنس دانوں نے ایک "اعلان جکارتا" پر دستخط کر کے سائنس اور ٹیکنالوجی اور انسانی وسائل کی ترقی کا بین الاقوامی اسلامی فورم (IIFTIHAR) قائم کیا ہے۔ طائف کی اسلامی سربراہ کانفرنس (۱۹۸۱) نے سائنس ٹیکنالوجی اور ترقی کے لیے بین الاقوامی فاؤنڈیشن (IFSTAD) قائم کی تھی' جو اب عملاً معطل ہے۔ او۔ آئی۔ سی نے سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے لیے ایک کمیٹی (comstech) قائم کر رکھی ہے جس کا سالانہ اجلاس اور رپورٹ ہوتی ہے لیکن سائنس کی دنیا میں اس کا وجود اور عدم وجود برابر ہے۔ نئے فورم سے یہ امید کی جا رہی ہے کہ ماضی کے تجربات سے فائدہ اٹھا کر ایسا لائحہ عمل اپنائے گا جو نتیجہ خیز ثابت ہو۔

انڈونیشیا میں ۱۹۹۰ میں ایک مسلم انٹیلکچویل سوسائٹی قائم کی گئی تھی جس کے روح رواں پروفیسر حبیبی تھے جو اب ٹیکنالوجی اور ریسرچ کے وزیر ہیں۔ یہ سوسائٹی ملکی سطح پر ایک ایسا ادارہ تھی جہاں اہل علم اپنے سیاسی یا دیگر اختلافات کو ایک طرف رکھ کر معاشرے کی تہذیبی اور سائنسی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں۔ سوچا گیا کہ یہ کام مسلم دنیا کے وسیع تر دائرہ میں کیوں نہ ہو؟ جون ۹۶ میں مکہ مکرمہ میں اس سوسائٹی اور پانچ دوسرے اداروں--- اسلامی ترقیاتی بینک' رابطہ عالم اسلامی' قرآن و سنت کے سائنسی معجزات کا کمیشن' اسلامی فکر کا بین الاقوامی انسٹی ٹیوٹ (III T) اور عربی اور اسلامی مدارس کی بین الاقوامی فیڈریشن--- کے سربراہوں نے طے کیا کہ وہ اسلامی اقدار کے مطابق' امن' عدل اور خوشحالی کی خاطر سائنس' ٹیکنالوجی اور انسانی وسائل کی ترقی کے لیے کام کریں گے۔ فورم کا قیام اس ارادے پر عمل کا نقطہ آغاز ہے۔ فورم نے ایک ۷ نکاتی منصوبہ عمل کے مطابق آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اپنے دور عروج میں مسلم دنیا سائنسی ترقی میں پیش پیش تھی۔ پھر دوسروں نے ہم سے سیکھا اور آگے بڑھ گئے۔ ہم پس ماندہ ٹھہرے۔ آج پھر وقت کی ضرورت ہے کہ ہم ایک ایسی تہذیب دنیا کے سامنے پیش کریں جو جدید تہذیب سے زیادہ ترقی یافتہ اور انسانی اقدار کی زیادہ حامل ہو۔ مستقبل کے انسان کے لیے یہی راہ' راہ حیات ہے لیکن اس کے لیے ہمیں اپنی علمی پس ماندگی کے خول کو توڑ کر پیش رفت کرنا ہوگی۔ اگر یہ فورم اس سمت کچھ سفر کر سکے تو ایک بہت بڑی خدمت ہوگی۔

ہم اس وقت کس صورت حال سے دوچار ہیں؟ دنیا کی آبادی کا ۵ واں حصہ' ایک ارب افراد' دنیا کے رقبے کے چوتھائی حصے' ۳ کروڑ مربع کلومیٹر' پر آباد ہیں۔ تیل کے ذخائر کا ۵۰ فی صد اور معدنیات اور خام مواد کا بیشتر حصہ ہمارے پاس ہے۔ لیکن ہماری کل مجموعی پیداوار' دنیا کی مجموعی پیداوار کا صرف ۵ فی صد ہے۔ تیل پیدا کرنے والے صرف ۴ ممالک کو امیر کہہ سکتے ہیں' ۶ متوسط' ۱۹ زیریں متوسط اور ۲۱ غریب

ممالک ہیں۔ ۱۹۹۴ کے آخر میں کل مسلم دنیا ۴۰۰.۳ بلین ڈالر کی مقروض تھی۔ اسلامی تعلیمات کو فراموش کر کے' سب ہی نے یہ سمجھ لیا کہ ترقی کرنے کا کوئی راستہ اس کے علاوہ نہیں کہ قرض لیا جائے' خواہ کتنا ہی سود دینا پڑے' خواہ کوئی بھی سیاسی قیمت ادا کرنا پڑے۔ انھوں نے سمجھا کہ خوشحال ہو کر سب قرض ادا کر دیں گے لیکن اس منزل کا دور دور پتا نہیں۔ ۱۹۹۴ میں مسلم ممالک کی آمدنی ۴۵۶۲ بلین ڈالر تھی جب کہ انھوں نے ۵۲۴۸ بلین ڈالر اصل اور سود میں ادا کیے۔ یعنی انھوں نے اپنی کل آمدنی سے ۶ء۷ بلین ڈالر زائد ادائگی مزید قرض حاصل کر کے کی۔ پھر بھی سب مزید قرض لینے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں جب کہ ان کے اقتصادی حالات دگرگوں ہوتے جا رہے ہیں۔ مستقبل کی فکر کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ سائنسی ترقی اور تحقیقات کے لیے قومی بجٹ کا نصف فی صد مختص کیا گیا جب کہ ترقی یافتہ ممالک ۳ء۲ فی صد کرتے ہیں۔

ہر طرح کے وسائل سے مالا مال مسلم دنیا کو اس کے ذمہ داروں کی بے تدبیریوں اور غلط کاریوں نے مفلوک الحال اور پس ماندہ بنا رکھا ہے۔ جو امت قیادت عالم کے لیے مبعوث کی گئی ہے' وہ دوسروں کے آگے کشکول پھیلانے میں عار محسوس نہیں کرتی۔ فورم کے اس اجلاس میں ترکی کے وزیراعظم نجم الدین اربکان' ملائیشیا کے وزیر خزانہ انوار ابراہیم' ترقیاتی بنک کے ڈاکٹر احمد محمد علی اور دیگر نامور افراد نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ صدر سوہارتو نے افتتاح کیا۔ اربکان نے کہا کہ ترقی کی جس حکمت عملی کو اختیار کر کے ترکی تباہ ہوا' بلا سوچے سمجھے دوسرے ملک اسی کو اختیار کر کے' اسی تباہی سے دوچار ہو رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ مسلمان اپنی روایات' اقدار اور عقائد کے مطابق ترقیاتی حکمت عملی وضع کریں اور اسے اپنائیں۔ اسلام اور سائنس میں کوئی بعد اور مغائرت نہیں بلکہ اسلام تو سائنسی ترقی کے لیے ابھارتا اور آمادہ کرتا ہے۔ مسلمان سائنس دان اس لحاظ سے خوش قسمت ہے کہ وہ کائنات کے بارے میں بنیادی حقائق سے آگاہ ہے' اپنا مقام پہچانتا ہے' اسے گم راہ ہونے اور ٹامک ٹوئیاں مارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو معلومات اور ہدایات موجود ہیں' انھیں اختیار کر کے' آگے نئے نئے میدان کھلے پڑے ہیں۔ اگر مسلمان سائنس دان اس فورم کے تحت' اپنے طے شدہ لائحہ عمل کو اپنائیں گے' اور مومن کی شان سے پیش رفت کریں گے تو یقیناً جلد ہی سائنس کی دنیا میں ان کا منفرد وجود محسوس کیا جائے گا۔